بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھل مدارس تین امور کا اہتمام کریں

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ...

برصغیر کے دینی مدارس صرف اس خطے کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے بہت بڑی نعمت ہیں، اسلامی علوم کی حفاظت کے لیے ان مدارس کا جو کردار ہے، وہ کسی صاحبِ شعور پر مخفی نہیں، یہ مدارس علومِ نبوت کے امین ہیں اور ان کا فیض الحمدللہ پوری دنیا میں پھیل رہا ہے، دوسری طرف یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جہاں دین کا کام موثر طریقہ سے ہو رہا ہو، وہاں انس و جن کے بہت سارے فتنے بھی متوجہ ہو جاتے ہیں اور اس کام کو غیر موثر بنانے یا اس کے راستے میں مشکلات و رکاوٹیں پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں، ان مشکلات اور فتنوں کا مقابلہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق اور نصرت کے بغیر ممکن نہیں ہوتا اور یہ نصرت اسلامی احکام پر عمل اور تعلق مع اللہ کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی! ظاہری اسباب اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ، قدم قدم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع، اسی سے مانگنے، اسی کے سامنے گڑگڑانے اور اسی کی پناہ میں آنے والے فتن و شرور سے حفاظت حاصل کی جاسکتی ہے۔

دینی مدارس اس وقت چونکہ اسلامی تعلیم و تربیت اور خیر کے عظیم الشان مراکز ہیں اس لئے شیطانی قوتوں کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں، اس لیے مدارس کے منتظمین، اساتذہ اور طلبہ کو مندرجہ ذیل چند امور کا بطور خاص اہتمام کرنا چاہئے:

(۱)...... **نماز کا اہتمام:** نماز ایمان کے بعد، دین اسلام کا سب سے اہم فریضہ ہے، مدارس میں الحمدللہ اس فریضے کی ادائیگی کا عموماً اہتمام ہوتا ہے لیکن اس اہتمام کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے، ترغیب و ترہیب، وعد و وعید اور دعوت و ابلاغ کے ذریعے مدرسہ کے اندر ایسا ماحول اور ایسی فضا بنانے کی کوشش کی جائے کہ انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ کے اندر از خود فرض نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفلی نمازوں کا بھی ذوق پیدا ہو کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے لو لگانے کا موثر ذریعہ

ہے! تہجد کی نماز، اشراق کی نماز، تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، اوابین اور صلوٰۃ الحاجت...... ان سب نمازوں کا اہتمام ہونا چاہئے کہ مدرسہ کی روحانی فضا اسی سے بنتی ہے۔

(۲)...... دعا کا اہتمام...... اسی طرح مدارس کی انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ میں ذوقِ دعا کا ہونا بھی بہت ضروری ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ماثور دعائیں، اس امت کے لیے عظیم تحفہ ہیں، کوئی بھلائی اور خیر ایسی نہیں جو آپ نے طلب نہ کی ہو اور کوئی شر اور فتنہ ایسا نہیں جس سے آپ نے پناہ نہ مانگی ہو، یہ مؤمن کے لئے شرور وفتن سے بچنے کا ایک موثر ہتھیار اور روحانی حصار ہے، اس لئے، ان مبارک دعاؤں کو معمول میں لانا چاہیے، ہمارے ابتدائی مدارس اور مکاتب میں بچوں کو یہ مسنون دعائیں یاد کرائی جاتی ہیں اور مدارس و مکاتب میں پڑھنے والے اور ان سے فارغ ہونے والے اکثر بچوں کو مسنون دعاؤں کا اچھا خاصا ذخیرہ یاد ہوتا ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ان دعاؤں کے یاد کرانے کے ساتھ ساتھ ان کے پڑھنے اور مستقل معمولات کا حصہ بنانے کی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

اوقات و معمولات کی ماثور دعاؤں اور دوسری عام دعاؤں کو اسلاف و اکابر نے مستقل کتابوں میں محفوظ کیا ہے، اس موضوع پر علامہ جزریؒ کی ''حصن حصین'' اور حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی ''مناجاتِ مقبول'' بطور خاص قابل ذکر ہیں، ان ماثور مسنون دعاؤں کے اہتمام کی برکت سے اللہ جل شانہ، بہت ساری مشکلات اور فتنوں سے حفاظت فرمائیں گے۔

(۳)...... ذکر اللہ کا اہتمام...... اسی طرح مدارس کے منتظمین سے ایک گزارش یہ ہے کہ وہ مدرسہ کے ماحول میں ذکر کا اہتمام و انتظام کریں، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ اس کی بڑی تاکید فرماتے تھے، کچھ لوگ مستقل ایسے ہونے چاہئیں جو ذکر و اذکار میں معروف ہوں، طلبہ یا طلبہ سے ہٹ کر مدرسہ میں ذاکرین کی ایک جماعت ہونی چاہیے جو کچھ وقت، شرور وفتن سے حفاظت کی غرض سے ذکر میں مشغول رہے، مدارس میں تقریبات ہوتی ہیں، مختلف جلسے بھی ہوتے ہیں، بعض دوسرے اہم معاملات کے سلسلے میں مذاکراتی نشستیں ہوتی ہیں، ان کی کامیابی اور بار آور ہونے کے لئے چند حضرات کو ذکر کے لئے بٹھا دینا چاہیے، تبلیغی جماعت کے مراکز و اجتماعات میں الحمد للہ اس کا اہتمام ہوتا ہے، مدارس میں بھی اس کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

ان تین امور کے اہتمام سے ان شاء اللہ بہت سارے فتنوں سے حفاظت رہے گی، مشکلات دور ہوں گی اور بند راستے کھلتے محسوس ہوں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

☆......☆......☆